© rasailojaraid.com

دسویں صدی عیسوی میں اجتہاد سے گریز اور تقلید پر اصرار کے باعث یہ قانونی نظام ضعف کا شکار ہو گیا۔ تاہم بیسویں صدی، میں مفتی محمد عبدہ اور علامہ اقبال نے اجتہاد کی طرف متوجہ کیا۔ اس کے باعث مشرق و مغرب کے جیورسٹ اس قانونی نظام کی تشکیل نو اور تعبیر جدید کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس کتاب کے آخری دو ابواب میں قانونی نظام کی اسی تشکیل نو کے طریق کار سے بحث کی گئی ہے۔ مصنف بجا طور پر سمجھتے ہیں کہ اکیسویں صدی میں ہر معاشرے اور مملکت کو اپنی تہذیبی اور ثقافتی اقدار کے تحفظ اور بقا کے لیے ایک قانونی نظام کی ضرورت ہے۔ مسلم فقہا کتاب و سنت کی اصولی، قانونی اور تشریعی تعلیمات کی روشنی میں اجماع کی نئی شکلیں اور صورتیں پیدا کر سکتے ہیں۔ اجتہادی بصیرت کو آج کے عصری علوم و فنون کی روشنی میں دیکھنا اور پرکھنا ہو گا۔ اسلامی ممالک کی جغرافیائی وسعت کے ساتھ اس کے قانونی نظام میں مقامی روایات و عادات نے بھی کئی نئے مسائل اور جہات کو جنم دیا ہے۔ اس سے مختلف دبستان مذاہب نے اپنے اپنے فقہی اسلوب کے ساتھ قانون کی تعبیر و تشریح کا فریضہ انجام دیا ہے۔ یوں عصری ضرورتوں کے باعث اجتہاد کے نئے امکانات سامنے آتے رہے ہیں۔

اٹھارویں اور انیسویں صدی میں بہت سے مسلم ممالک مغربی استعمار اور استبداد کا شکار ہوئے مگر اس دور مغلوبیت میں بھی مسلم فقہانے اسلامی قانون کی تشکیل نو کے فرائض سے پہلوتہی نہیں کی بلکہ بعض غیر مسلم جیورسٹ بھی اس تقابلی مطالعے میں شریک ہو گئے۔ آج دور آزادی میں مسلم جیورسٹ اسلام کے قانونی نظام کو درپیش مسائل میں اجتہاد کی ضرورت و اہمیت سے غافل نہیں۔ مصنف نے خلاصہ کلام یا نتیجہ فکر کے طور پر اسلام کے قانونی نظام کی تشکیل نو اور اس کے منہاج سے عمدہ بحث کی ہے۔ یہ کتاب ایک اچھی تحقیقی کاوش ہے، مگر اس کا اسلوب اکثر مقامات پر ادق دکھائی دیتا ہے۔ تاہم اس موضوع سے حقیقی دلچسپی رکھنے والے سکالر، جیورسٹ اور وکلا کے لیے یہ علمی کوشش، سوچ بچار کے بہت سے زاویے پیش کرتی ہے۔ کتاب کے بالکل آخر میں موضوعاتی اشاریے کے علاوہ ۳۷۱ کتب کی ایک جامع فہرست بھی فراہم کر دی گئی ہے جس سے مصنف کے وسعت مطالعہ کا احساس ہوتا ہے۔ امید ہے کہ یہ تحقیقی کاوش اس موضوع پر مزید غور و فکر کا ذریعہ بنے گی۔ (پروفیسر عبدالجبار شاکر)

اقامت الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ، میاں محمد شوکت۔ ناشر: فرقان پبلی کیشنز، لطیف آباد، حیدر آباد۔ صفحات: ۲۰۸۔ قیمت: ۲۵ روپے۔

اس کتاب کا محرک مصنف کا یہ احساس ہے کہ "جو لوگ نماز پڑھتے ہیں ان میں سے تھوڑے لوگ ہیں جو نماز کی حقیقت اور روح سے واقف ہیں اور ضروری باتوں کا لحاظ رکھ کر ادا کرتے ہیں"۔ چنانچہ مصنف نے عبادت الٰہی، ذکر الٰہی، مساجد کے آداب، وضو، اذان، نوافل، نماز باجماعت وغیرہ کی اہمیت اور ان کے

© rasailojaraid.com